REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

459

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۴ شوال ۱۳۷۵ھ

خطبہ نمبر ۲۰

فی پرچہ ۱۰

یوم سہ شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۵ ہجرت ۱۳۳۵ ہش | ۱۵ مئی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۱۲

مری میں بید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے نمازِ عید پڑھائی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

مری ۱۳ مئی (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مری سے اپنے خط محررہ ۱۳ مئی ۱۹۵۶ء میں مطلع فرماتے ہیں کہ آج سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

"صحت اچھی ہے الحمد للہ۔ صبح تو طبیعت بہت بشاش تھی۔ مگر بعد میں کام کی وجہ سے ویسی نہیں رہی۔ ویسے خدا کے فضل سے عام طبیعت اچھی ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا اور خطبہ کے اختتام پر اجتماعی دعا فرمائی نیز دعا کے بعد تمام احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

ربوہ میں نماز عید اور اجتماعی دعا

ربوہ ۱۴ مئی۔ مورخہ ۱۳ مئی کو یہاں نماز عید ٹھیک آٹھ بجے صبح حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھائی۔ نماز کے بعد حضرت مولوی صاحب نے ۱۱ مئی ۱۹۵۶ء کے الفضل میں سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید الفطر پڑھ کر سنایا جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ارشاد فرمایا تھا۔ بعدہ آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ مئی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب کرام حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس جو کافی عرصہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے۔ اب علاج مکمل ہونے پر مورخہ ۱۱ مئی بروز جمعۃ المبارک ربوہ تشریف لے آئے ہیں طبیعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

سر ونسٹن چرچل کی طرف سے "معاہدۂ عظیم" کی تجویز

امریکہ میں حیرت و استعجاب اور گہری دلچسپی کا اظہار

واشنگٹن ۱۴ مئی۔ سر ونسٹن چرچل نے اپنے قیامِ جرمنی کے دوران "معاہدۂ عظیم" کا جو تصور پیش کیا ہے۔ اسکی وجہ سے امریکہ کے اعلیٰ سیاسی حلقوں میں ایک سنسنی سی پھیل گئی ہے۔ اور وہاں لوگ حیرت و استعجاب کے ساتھ ساتھ اس میں گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ سر ونسٹن نے پچھلے دنوں ایک تقریر میں کہا تھا کہ متحدہ یورپ کی سکیم میں معاہدۂ شمالی اوقیانوس کی طاقتوں کے علاوہ روس اور مشرقی یورپ کے ممالک کو بھی شامل کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اس بارے میں صرف اتنا اطمینان ضروری ہے۔ کہ آیا سٹالن کی پالیسی کو رد کرنے میں روسی لیڈروں کے بیانات اخلاص پر مبنی ہیں یا نہیں۔

سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ زمانہ جنگ کے عظیم برطانوی لیڈر اور سابق وزیر اعظم نے ایک دفعہ پھر ایک ایسی تجویز پیش کی ہے کہ جس نے بیک وقت ساری دنیا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ انہوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ اگر چرچل جیسی عظیم شخصیت کے علاوہ کوئی اور شخص یہ تجویز پیش کرتا۔ تو دنیا اسے دیوانے کی بڑ سمجھ کر کوئی اہمیت نہ دیتی۔

مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے والے احباب

ربوہ ۱۳ مئی۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی بہت سے احمدی احباب کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ امسال مسجد مبارک میں معتکفین کی تعداد ۲۹ تھی۔ جن میں ۱۷ خواتین بھی شامل تھیں۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی ہدایت کے ماتحت معتکفین نے مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی کو اپنا امیر مقرر کیا۔ جملہ معتکفین نے آخری عشرہ کے بابرکت ایام کو نوافل، ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گزارا۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام کی ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرمائے۔ معتکف احباب کے اسماء صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ربوہ میں درس القرآن کے اختتام پر پرسوز اجتماعی دعا

خالقِ ارض و سما کے حضور اس کے عاجز بندوں کی گریہ و زاری اور سجدہ ریزی کا روح پرور نظارہ

ربوہ ۱۴ مئی۔ ۲۹ رمضان المبارک کو جمعۃ الوداع کے روز تقریباً ۵ بجے سہ پہر جبکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مری میں دعا فرما رہے تھے مسجد مبارک ربوہ میں درس القرآن کے اختتام پر امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی اقتداء میں نہایت پرسوز اجتماعی دعا ہوئی۔ جس میں ربوہ کے ہزاروں مرد عورتوں اور بچوں نے شریک ہو کر دنیا میں غلبہ اسلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت عاجزی درد اور الحاح سے دعائیں کیں۔ اپنے مولا کے حضور اس کے عاجز بندوں کی یہ گریہ و زاری اپنے اندر ایک خاص کیفیت لئے ہوئے تھی۔ ہزاروں افراد جنہیں دعا کی قبولیت اور اس کی برکات پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک نیا یقین اور نیا ایمان نصیب ہوا ہے، اپنے مولا کے حضور گریہ و زاری میں مصروف تھے۔ کہ اے ہمارے خالق و مالک اور اے ارحم الراحمین تو اپنے فضل سے اسلام اور احمدیت

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کروا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

(۲۰)

حکومتِ سپین تبلیغ اسلام کو قانون کے زور سے بند کرنے کی کوشش کر رہی ہے

تمام مسلمان حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ اس کے خلاف آواز بلند کریں اور سپین اور دیگر عیسائی حکومتوں سے احتجاج کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے ملاحظہ نہیں فرمایا۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں میں نے اپنی

بیماری کی شکایت

کی تھی۔ مگر ساتھ ہی میں نے کہا تھا کہ اس بیماری کی وجہ سے ڈاکٹروں کی توجہ معدہ اور انتڑیوں کے علاج کی طرف ہوئی۔ اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آثارِ صحت شروع ہو گئے چنانچہ اس ہفتہ کا اکثر حصہ اچھا گزرا اور طبیعت ٹھیک رہی۔ مگر پھر گرمی کے بڑھ جانے کی وجہ سے طبیعت خراب ہو گئی۔ اور قبض کی تو ایسی سخت شکایت پیدا ہوئی۔ کہ باوجود قبض کشا دوا کھانے کے اجابت نہ ہوئی۔ اسی طرح چکروں کی بھی شکایت رہی۔ گو اس قسم کے چکر نہیں آتے جیسے پہلے آیا کرتے تھے۔ مگر درمیان میں جو آرام اور سکون حاصل ہوا تھا وہ گرمی کے وقت جاتا رہتا ہے۔

یہ بات بھی میں افسوس سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگرچہ میری نظر خدا تعالیٰ کے فضل سے کمزور نہیں گو فیلاوہ ورنہ کتاب پڑھنا میرے لئے مشکل ہوتا ہے۔ مگر اس وجہ سے کہ مجھے

قرآن کریم کے پڑھنے کی عادت

ہے۔ اب بھی میں ڈیڑھ پونے دو بلکہ دو سپارے بھی روزانہ پڑھ لیتا ہوں لیکن جن چیزوں کی عادت نہیں۔ ان کا پڑھنا میرے لئے مشکل ہوتا ہے۔ جمعہ کا خطبہ پہلے میں خود دیکھا کرتا تھا مگر پھر اپنی بیماری کی وجہ سے میں نے کہہ دیا کہ محکمہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر دیا کرے۔ لیکن پچھلے جمعہ کا خطبہ میں نے منگوا کر دیکھا۔ تو مجھے تعجب ہوا۔ کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا ایک واقعہ لکھنے میں پوری احتیاط سے کام نہیں لیا گیا تھا۔ میں نے بیان کیا تھا کہ جب

آتھم کی پیشگوئی کا آخری دن

آیا تو ایک احمدی پٹھان کی زور زور سے رونے اور چیخیں مارنے کی آوازیں آنی شروع ہوئیں کہ یا اللہ اپنے مسیح کو سچا کر دے۔ یا اللہ آج دن ختم نہ ہو جب تک کہ آتھم مر نہ جائے۔ مگر میں نے خطبہ دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ ایک شخص روتے اور چیخیں مارتے ہوئے یہ کہتا چلا جا رہا تھا۔ کہ یا اللہ اپنے مسیح کو سچا کر دے۔ یا اللہ آج دن ختم نہ ہو جب تک کہ آتھم مر نہ جائے۔ گویا گلی میں سے کسی ہندو یا سکھ کی آوازیں آ رہی تھیں حالانکہ یہ ایک احمدی پٹھان کا ذکر تھا۔ اور میں نے کہا تھا کہ جس جگہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ مطب کیا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ایک کمرہ تھا۔ جس میں مہمان ٹھہرا کرتے تھے۔ اس میں ایک جوشیلا احمدی پٹھان رہتا تھا۔ اس نے بعض دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مل کر یہ شور مچانا شروع کر دیا کہ یا اللہ اپنے مسیح کو جھوٹا نہ کیجیو۔ یا اللہ آج دن ختم نہ ہو۔ جب تک کہ آتھم مر نہ جائے۔ مگر اس کو غلط رنگ میں لکھ دیا گیا۔ اسی طرح

جلسہ سالانہ کی ایک تقریر

کے متعلق شکایت آئی ہے۔ کہ اس میں ایک ایسی بات لکھ دی گئی جس کی وجہ سے غیر احمدیوں نے اعتراضات کئے۔ اس کے بعد میں اپنے

ایک رؤیا

کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو حال ہی میں میں نے دیکھا ہے۔ گو میں نے اپنے ایک خطبہ میں کہا تھا کہ غیر مامورین کے لئے اپنی خوابوں کا بیان کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ مگر چونکہ وہ ایک ایسا رؤیا ہے۔ جو اپنے اندر اہمیت رکھتا ہے۔ اور سلسلہ کی خدمت اور اس کا کام کرنے والوں کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کا بیان کرنا سلسلہ کے کارکنوں کے لئے ضروری ہے:

ہمارے ایک مبلغ کرم الٰہی صاحب ظفر ہیں جو سپین میں کام کر رہے ہیں ان کے والد حال ہی میں فوت ہوئے ہیں اگر میں پہلے ان کا جنازہ نہیں پڑھا چکا تو آج جمعہ کے بعد میں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ اللہ بخش ان کا نام تھا۔

ایک عجیب بات

ہے کہ کوئی شخص اتنے قریب عرصہ میں فوت ہوا ہو۔ اور پھر وہ اتنی جلدی خواب میں مجھے نظر آ گیا ہو۔ بہرحال میں نے رؤیا میں دیکھا کہ وہ مجھے ملنے آئے ہیں۔ اور انہوں نے میرے سامنے انگریزی میں ایک درخواست پیش کی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ اگر کرم الٰہی ظفر کو وہاں کی گورنمنٹ نکال دے۔ اور واقعہ بھی یہی ہے۔ کہ کرم الٰہی ظفر کو گورنمنٹ کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں اسلام کی تبلیغ کی اجازت نہیں ہے۔ چونکہ تم لوگوں کو اسلام میں داخل کرتے ہو۔ جو ہمارے ملک کے

قانون کی خلاف ورزی

ہے۔ اس لئے تمہیں وارننگ دی جاتی ہے۔ کہ تم اس قسم کی قانون شکنی نہ کرو ورنہ ہم مجبور ہوں گے۔ کہ تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں۔

ہمارا ملک اسلامی ملک کہلاتا ہے۔ لیکن یہاں عیسائی پادری دھڑلے سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور کوئی انہیں عیسائیت کی تبلیغ سے نہیں روکتا۔ لیکن وہاں ایک مبلغ کو اسلام کی تبلیغ سے روکا جاتا ہے اور پھر بھی ہماری حکومت اس کے خلاف کوئی پروٹسٹ نہیں کرتی۔ وہ کہتے ہیں میں نے پاکستان کے ایمبیسڈر سے کہا۔ کہ تمہیں تو ہسپانوی حکومت سے لڑنا چاہیئے تھا اور کہنا چاہیئے تھا۔ کہ تم اسلامی مبلغ پر کیوں پابندی عائد کرتے ہو۔ جبکہ حکومت پاکستان نے اپنے ملک میں

عیسائی پادریوں کو تبلیغ کی اجازت

دے رکھی ہے۔ اور وہ ان پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کرتی۔ اس نے کہا یہ تو درست ہے مگر سپین کی وزارت خارجہ کا سیکرٹری یہ کہتا تھا کہ تم اپنے ملک میں لوگوں کو جو بھی آزادی دینا چاہتے ہو بے شک دو۔ ہمارے ملک کی کانسٹی ٹیوشن اس سے مختلف ہے اور ہمارے ملک کا یہی قانون ہے کہ یہاں کسی کو اسلام کی تبلیغ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

بہر حال یہ ایک افسوس کا مقام ہے۔ کہ ہماری حکومت دوسری حکومتوں سے اتنا ڈرتی ہے۔ کہ وہ

اسلام کی حمایت

بھی نہیں کر سکتی۔ حالانکہ اس کا فرض تھا۔ کہ جب ایک اسلامی مبلغ کو ہسپانوی حکومت نے یہ نوٹس دیا تھا۔ تو وہ فوراً پروٹسٹ کرتی۔ اور اس کے خلاف اپنی آواز بلند کرتی۔ مگر پروٹسٹ کرنے کی بجائے ہسپانوی حکومت نے یہ نوٹس بھی ہمارے مبلغ کو پاکستانی نمائندہ کے ذریعہ ہی دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ میں نے ایک وزیر سے کہا۔ کہ مجھے یہ نوٹس براہ راست کیوں نہیں دیا گیا۔ تو اس نے کہا۔ یہ نوٹس براہ راست تمہیں اس لئے نہیں دیا گیا۔ کہ اگر ہم تمہیں نکال دیں۔ تو پاکستانی گورنمنٹ ہم سے خفا ہو جائے گی۔ پس ہم نے چاہا۔ کہ پاکستانی سفیر تمہیں خود یہاں سے چلے جانے کے لئے کہے۔ تاکہ ہمارے خلاف حکومت پاکستان کو کوئی خفگی پیدا نہ ہو۔ بہر حال میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ ان کے والد آئے ہیں۔ اور انہوں نے میرے سامنے ایک درخواست پیش کی ہے۔ اس کا کاغذ ایسا ہے۔ جیسے پرانے زمانہ میں عدالتوں میں استعمال ہوا کرتا تھا۔ اور درخواست انگریزی میں لکھی ہوئی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ اگر حکومت کرم الہٰی ظفر کو سپین سے نکال دے تو اسے دو سال تک کسی اور جگہ رکھیں اور اس کا کام دیکھیں۔ اگر اچھا ہو تو اسے رہنے دیں۔ ورنہ اسے فارغ کر دیں۔ بہر حال اتنی مدت تک

دین کا کام

کرنے کے بعد اسے فوراً فارغ نہ کریں۔ اس پر میں نے اس درخواست پر انگریزی میں یہ فقرہ لکھا کہ

I recommend to Tahri-Ki. Jadid to consider it and not to reject it out of hand.

یعنی میں یہ درخواست تحریک جدید کو اپنی اس سفارش کے ساتھ بھجواتا ہوں۔ کہ وہ اس پر غور کرے۔ یہ نہ ہو کہ وہ اسے فوری طور پر رد کر دے۔ یہ رؤیا چونکہ ایک مبلغ کے متعلق ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اسے بیان کر دوں۔ اور پھر جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ واقعہ بھی یہی ہے۔ کہ پاکستانی گورنمنٹ کے نمائندہ کے ذریعہ

ہسپانوی گورنمنٹ کی طرف سے

ہمارے مبلغ کو یہ نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ چونکہ تم اسلامی مبلغ ہو۔ اور ہمارے ملک کے قانون کے ماتحت کسی کو یہ اجازت نہیں۔ کہ وہ دوسرے کا مذہب تبدیل کرے۔ اس لئے تم اسلام کی تبلیغ نہ کرو۔ ورنہ ہم مجبور ہوں گے، کہ تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں۔ شاید کوئی محبت اسلام رکھنے والا سرکاری افسر میرے اس خطبہ کو پڑھ کر اس طرف توجہ کرے۔ اور وہ اپنی ایمبیسی سے کہے۔ کہ تم ہسپانوی گورنمنٹ کے پاس اس کے خلاف پروٹسٹ کرو۔ اور کہو کہ اگر تم نے اسلام کے مبلغوں کو اپنے ملک سے نکالا۔ تو ہم بھی عیسائی مبلغوں کو اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ بے شک اسلام ہمیں

مذہبی آزادی کا حکم

دیتا ہے۔ مگر اسلام کی ایک یہ بھی تعلیم ہے۔ کہ جزاء سیئة سیئة مثلها۔ یعنی اگر تمہارے ساتھ کوئی غیر منصفانہ سلوک کرتا ہے۔ تو تمہیں بھی حق ہے، کہ تم اس کے بدلہ میں اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو۔ پس اگر کوئی حکومت اپنے ملک میں اسلام کی تبلیغ کو روکتی ہے۔ تو مسلمان حکومتوں کا بھی حق ہے۔ کہ وہ اس کے مبلغوں کو اپنے ملک میں تبلیغ نہ کرنے دیں۔ اسی طرح چاہیئے۔ کہ ہماری گورنمنٹ انگلستان کی حکومت کے پاس بھی اس کے خلاف احتجاج کرے۔ اور کہے کہ تم سپین کی حکومت کو مجبور کرو۔ کہ وہ اپنے ملک میں اسلام کی تبلیغ کی اجازت دے۔ نہیں تو ہم بھی اپنے ملک میں عیسائیت کی تبلیغ کو بالکل روک دیں گے۔ اسی طرح وہ امریکہ کے پاس احتجاج کرے۔ اور کہے کہ وہ ہسپانوی گورنمنٹ کو اپنے اس فعل سے روکے ورنہ ہم بھی مجبور ہوں گے۔ کہ عیسائی مبلغوں کو اپنے ملک سے نکال دیں۔ بہر حال یہ ایک

نہایت ہی افسوسناک امر

ہے کہ ایک ایسا ملک جو پاکستان سے دوستانہ تعلقات رکھتا ہے۔ ایک اسلامی مبلغ کو نوٹس دیتا ہے۔ کہ تم ہمارے ملک میں اسلام کی تبلیغ کیوں کرتے ہو۔ ایک دفعہ پہلے بھی پانچ سات نوجوان ہمارے مبلغ کے پاس بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ کہ سی۔ آئی۔ ڈی کے کچھ آدمی وہاں آ گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ تم حکومت کے باغی ہو۔ کیونکہ حکومت کا مذہب رومن کیتھولک ہے۔ اور ہم نے سنا ہے۔ کہ تم مسلمان ہو گئے ہو۔ ان نوجوانوں نے کہا۔ ہم حکومت کے تم سے بھی زیادہ وفادار ہیں۔ لیکن اس امر کا مذہب کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا۔ دراصل پادریوں نے

حکومت کے پاس شکایت

کی ہے۔ کہ یہاں اسلام کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ اور گورنمنٹ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ ہم تمہاری نگرانی کریں۔ انہوں نے کہا۔ تم ہمیں دوسرے کی باتیں سننے سے نہیں روک سکتے۔ اگر ہمارا دل چاہا۔ تو ہم مسلمان ہو جائیں گے۔ لیکن تمہیں کوئی اختیار نہیں کہ تم دوسروں پر جبر سے کام لو۔ اس وقت سے یہ مخالفت کا سلسلہ جاری تھا۔ جو آخر اس نوٹس کی شکل میں ظاہر ہوا۔ بہر حال یہ ایک نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ کہ بعض عیسائی ممالک میں اب اسلام کی تبلیغ پر بھی پابندیاں عاید کی جا رہی ہیں۔ پہلے عیسائی ممالک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے خلاف رات اور دن جھوٹ بولتے رہتے تھے۔ ہم نے ان افتراؤں کا جواب دینے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی حقیقی شان دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے اپنے مبلغ بھیجے۔ تو اب ان مبلغوں کی آواز کو

قانون کے زور سے دبانے کی کوشش

کی جا رہی ہے۔ اور اسلام کی تبلیغ سے انہیں جبراً روکا جاتا ہے۔ مسلمان حکومتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نام کی بلندی کے لئے عیسائی حکومتوں پر زور دیں۔ کہ وہ سپین کو اس سے روکیں۔ ورنہ ہم بھی مجبور ہوں گے۔ کہ ہم عیسائی مبلغوں کو اپنے ملکوں سے نکال دیں۔ دیکھو سویز کے معاملہ میں مصر کی حکومت ڈٹ گئی۔ اور آخر اس نے روس کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اگر سویز کے معاملہ میں مصر ڈٹ سکتا ہے۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نام کی بلندی کے لئے اگر پاکستان کی حکومت ڈٹ جائے۔ تو کیا وہ دوسری اسلامی حکومتوں کو اپنے ساتھ نہیں ملا سکتی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عزت یقیناً کروڑ کروڑ سویز سے بڑھ کر ہے۔ اگر ایک سویز کے لئے امریکہ اور برطانیہ کے مقابلہ میں مصر نے غیرت دکھائی۔ اور وہ ڈٹ کر کھڑا ہو گیا۔ تو کیا دوسری اسلامی حکومتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے لئے اتنی غیرت بھی نہیں دکھا سکتیں۔ انہیں عیسائی حکومتوں سے صاف صاف کہہ دینا چاہیئے۔ کہ یا تو تم اسلامی مبشرین کو اجازت دو۔ کہ وہ تمہارے ملکوں میں اسلام کی اشاعت کریں۔ ورنہ تمہارا بھی کوئی حق نہیں ہوگا۔ کہ تم ہمارے ملکوں میں عیسائیت کی تبلیغ کرو۔ اگر تم ہمارے ملک میں عیسائیت کی تبلیغ کر سکتے ہو۔ تو تمہارا کیا حق ہے۔ کہ تم کہو۔ کہ ہم اسلام کی باتیں نہیں سن سکتے۔ بے شک ہمارے

مذہب میں رواداری کی تعلیم

ہے۔ مگر ہمارے مذہب کی ایک یہ بھی تعلیم ہے کہ اگر کوئی تمہارے ساتھ بے انصافی کرے۔ تو تم بھی اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو۔ یہ ایک نہایت صاف اور سیدھا طریق ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مسلمان حکومتوں کا ذہن ادھر نہیں جاتا اور وہ اسلام کے لئے اتنی بھی غیرت نہیں دکھاتیں۔ جتنی کرنل ناصر نے سویز کے متعلق غیرت دکھائی۔ اگر مسلمان حکومتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے لئے سویز جتنی غیرت بھی دکھائیں۔ تو سارے جھگڑے ختم ہو جائیں۔ اور اسلام کی تبلیغ کے راستے کھل جائیں۔ اور جب اسلام کی تبلیغ کے رستے کھل گئے۔ تو یقیناً سارا یورپ اور امریکہ ایک دن مسلمان ہو جائیگا۔

مجھے یاد ہے جن دنوں میں رتن باغ میں مقیم تھا۔ امریکہ کا قونصل جنرل مجھ سے ملا اور میں نے اس سے کہا۔ کہ تمہارے مبلغ ہمارے ملک میں آزادی سے اپنے

مذہب کی تبلیغ

کرتے پھرتے ہیں۔ اور ہم انہیں کچھ نہیں کہتے۔ لیکن تمہاری حکومت ہمارے مبلغوں پر پابندی عائد کرتی اور انہیں اپنے ملک میں آنے سے روکتی ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ وہ کہنے لگا بات یہ ہے۔ کہ ہمارے ملک میں عام طور پر جو ہندوستانی جاتے ہیں۔ وہ اردڑ پوپو ہوتے ہیں۔ یعنی لوگوں کے ہاتھ دیکھ دیکھ کر پیسے بٹورتے پھرتے ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے ملک میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ عیسائیوں کے سوا اور کسی قوم میں مبلغ نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہاں جو بھی آتے ہیں۔ مانگنے کے لئے آتے ہیں۔ لیکن یہاں آ کر میں نے دیکھا ہے۔ کہ آپ اپنے مبلغوں کو باقاعدہ خرچ دیتے ہیں۔ اور وہ اسلام کی تبلیغ کے سوا کوئی اور کام نہیں کرتے۔ پس میں اپنی حکومت کو لکھوں گا۔ کہ یہ لوگ چونکہ مانگنے والوں میں سے نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے مبلغوں کو باقاعدہ خرچ دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے آنے پر کوئی پابندی عائد نہیں ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس نے اپنی حکومت کو لکھا۔ اور کچھ دنوں کے بعد اس نے ہمیں اطلاع دی۔ کہ حکومت امریکہ کی طرف سے ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ آئندہ احمدی مبلغوں کو نہ روکا جائے۔ کیونکہ انہیں باقاعدہ خرچ ملتا ہے یہ ۱۹۴۸ء کی بات ہے۔ اس کے بعد گورنمنٹ امریکہ نے ہمارے کسی مبلغ پر پابندی عائد نہیں کی۔ وہ قونصل جنرل بہت ہی شریف انسان تھا۔ اور اس سے ملاقات بھی اتفاقی ہی ہو گئی۔

ایک دعوت کے موقع پر

گورنر کے پاس امریکہ کا قونصل جنرل بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور

میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ جو روسی تھی اور اسی قونصل جنرل کی بیوی تھی اس نے میرے نام کی چٹ کے ساتھ مرزا کا لفظ دیکھا۔ تو حیران ہو کر کہنے لگی۔ کہ آپ مرزا کس طرح ہو گئے۔ میں نے کہا میں واقعہ میں مرزا ہوں۔ کہنے لگی۔ مرزا تو روسی ہوتے ہیں۔ ہمارے کاکیشیا میں بڑی کثرت سے مرزا پائے جاتے ہیں۔ پھر وہ کہنے لگی۔ میں نے جب آپ کے نام کے ساتھ مرزا کا لفظ پڑھا۔ تو مجھے تعجب ہوا کہ پاکستان میں یہ مرزا کہاں سے آ گئے۔ اس کے بعد وہ اپنے خاوند کے کندھے پر ہاتھ رکھکر کہنے لگی۔ دیکھو یہ مرزا بیٹھے ہیں پھر وہ بھی آ گیا۔ اور مجھ سے ملا۔ اور اس سے باتیں شروع ہو گئیں۔ اس نے میرے توجہ دلانے پر اپنی گورنمنٹ کو لکھا کہ یہ ہمیں طعنہ دیتے ہیں۔ کہ جب عیسائی مبلغ ہمارے ملک میں آ سکتے ہیں۔ تو اسلامی مبلغ آپ کے ملک میں کیوں نہیں جا سکتے۔ بہرحال اسے اس بات کا احساس ہوا کہ یہ

حکومت کی غلطی

ہے۔ اور اس نے کوشش کی جس پر حکومت نے ہدایت دے دی کہ آئندہ احمدی مبلغوں کو نہ روکا جائے۔ اس طرح اس نے اسلام کی دانستہ یا نادانستہ ایسی خدمت کی جس کی وجہ سے ہمارے دل میں اس کی بڑی قدر ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اسے ہدایت دے اور اس کے اس فعل کو

اسلام کی اشاعت کا موجب

بنا دے۔

خطبہ ثانیہ میں حضور نے فرمایا:۔

نماز کے بعد میں چند جنازے پڑھاؤں گا پہلا جنازہ تو

چوہدری اللہ بخش صاحب

ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کا ہے۔ جن کے متعلق ابھی میں نے خواب سنائی ہے۔ یہ کرم الہٰی صاحب ظفر مبلغ سپین کے والد تھے۔ دوسرا جنازہ

ڈاکٹر پیر بخش صاحب

کا ہے۔ جو ڈاکٹر پیرزادہ گل حسن صاحب مانچسٹر کے والد تھے۔ یہ سرطان کے مرض سے فوت ہوئے ہیں۔ ان کا لڑکا ڈاکٹر پیرزادہ گل حسن مانچسٹر میں ڈاکٹری پڑھ رہا ہے۔ پیچھے ہی ان کے والد فوت ہو گئے ان کا ایک اور لڑکا بھی ڈاکٹری پڑھ رہا ہے تیسرا جنازہ

سعیدہ بیگم صاحبہ

شرقپور خورد ضلع شیخوپورہ کا ہے۔ یہ میاں عبدالکریم صاحب شرقپور خورد کی لڑکی تھیں اور گاؤں میں صرف دو ہی احمدی تھے۔ حکیم محمد صدیق صاحب ربوہ نے ان کے متعلق اطلاع بھجوائی ہے۔ چوتھا جنازہ

خواجہ غلام نبی صاحب

سابق ایڈیٹر الفضل کا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ان کے ایک بیٹے نے کسی غلط فہمی کی بناء پر مجھے لکھا کہ انہیں ربوہ آنے کی اجازت دی جائے۔ ان پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ میں نے اسی وقت جواب لکھوایا کہ ان کو ربوہ میں آنے سے ہرگز کوئی روکنے والا نہیں بلکہ میں تو ان کے لئے مکان کا بھی انتظام کر دوں گا۔ مگر اس کے بعد وہ انہیں ربوہ نہیں لائے اگر وہ انہیں یہاں لے آتے تو ممکن ہے ان کا علاج ہو سکتا۔ یا ممکن ہے ان کے آخری وقت میں اگر ان کے کچھ پرانے دوست اور صحابہ وغیرہ ان سے ملتے تو یہ امر ان کے دل کے

اطمینان اور تسلی کا موجب

ہوتا مگر افسوس ہے کہ وہ انہیں ربوہ نہ لائے تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے پھر توجہ دلائی تھی کہ ابھی تک وہ انہیں کیوں نہیں لائے۔ مگر معلوم ہوتا ہے میرا وہ خط انہیں نہیں پہنچا اور وہ وفات پا گئے۔ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ الفضل کے ابتدائی اسسٹنٹ ایڈیٹر درحقیقت وہی تھے۔ ایڈیٹر میں خود ہوا کرتا تھا۔ اور اسسٹنٹ ایڈیٹر وہ تھے۔ ان کی تعلیم زیادہ نہیں تھی۔ صرف مڈل پاس تھے۔ مگر بہت ذہین اور ہوشیار تھے۔ میری جس قدر پہلی تقریریں ہیں وہ ساری کی ساری انہی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ وہ

وہ بڑے اچھے زود نویس تھے

اور ان کے لکھے ہوئے لیکچروں اور خطبات میں مجھے بہت کم اصلاح کرنی پڑتی تھی۔ پھر وہ اخبار کے ایڈیٹر ہوئے اور ایسے زبردست ایڈیٹر ثابت ہوئے کہ درحقیقت پیغامیوں سے زیادہ ٹکر انہوں نے ہی لی ہے۔ "پیغام صلح" کے وہ اکثر جوابات لکھا کرتے تھے۔ اسی طرح وہ میرے ابتدائی خطبات وغیرہ بھی لکھتے رہے جو انہی کی وجہ سے محفوظ ہوئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جماعت پر بہت بڑا احسان ہے اور جماعت ان کے لئے جتنی بھی دعائیں کرے اس کے وہ مستحق ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا:۔

میں نے پچھلے خطبہ میں کراچی کی جماعت کے متعلق بعض باتیں بیان کی تھیں۔ اس کے بعد ان کی طرف سے تار آ گئی کہ کوٹھی خالی کر دی گئی ہے۔ اگر وہ پہلے ہی خدمت کہ کوٹھی کے اتنے کمرے لے گئے ہیں۔ اور اتنے خالی ہیں تو مجھے تردد نہ ہوتا بہرحال اب وہ بات تو ختم ہو گئی۔ مگر ان کی تار ایسے وقت میں آئی ہے کہ رمضان کی وجہ سے میں کراچی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ دو دن رستہ میں لگ جاتے ہیں۔ اب میں مری جانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جہاں مہینہ ڈیڑھ مہینہ میرا قیام ہو گا۔

خلوصِ دل سے وفاؤں کے پھر چراغ جلا

مرے ندیم محبت کی شاہراہوں پر
خلوصِ دل سے وفاؤں کے پھر چراغ جلا

تمیزِ بندۂ و آقا ہنوز باقی ہے
چمن چمن سے من و تو کے امتیاز مٹا

مسیح و مہدیٔ آخر زماں، ترے قرباں!
نئی زمین نیا آسماں تو نے دیا

خوشا نصیب کہ احمد کا ایک اک خادم
قدم قدم پہ خدا کا پیام دیتا رہا

کمالِ عشقِ محمدؐ اگر نصیب نہیں
متاعِ عیش کسی نے کمائی بھی تو کیا؟

مشرقی پاکستان کی جماعتوں کی توجہ کے لئے

اس سال مجلس مشاورت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ مشرقی پاکستان کی تمام جماعتیں صوبائی ایسوسی ایشن کے توسط کے بغیر تمام چندے براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرایا کریں۔ لیکن چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جلد اس فیصلہ کی منظوری حاصل نہ کی جا سکی۔ اس لئے ان تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سردست سابقہ انتظام کے مطابق مشرقی پاکستان کی تمام جماعتیں اپنے چندے مشرقی بنگال احمدیہ ایسوسی ایشن ڈھاکہ کو بھجواتی رہیں۔ تاوقتیکہ مناسب انتظام کرنے کے بعد نئے طریق کار کے متعلق نظارت بیت المال کی طرف سے اعلان نہ ہو۔

ناظر بیت المال ربوہ

قول وفعل میں فرق

(از مولانا ابوالمظفر نذر — منقول از روزنامہ نوائے پاکستان لاہور مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۶ء)

ہم یہ مضمون الفضل میں محض اس لئے نقل کر رہے ہیں کہ اس میں بعض واقعات کی روشنی میں مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور آخر میں علماء کی بے حسی پر پُر زور مرثیہ لکھا گیا ہے۔ باوجود اس کے ضروری نہیں کہ ادارہ مضمون نگار سے ہر بات میں متفق ہو۔

نام نہاد جماعت اسلامی کے امیر مودودی صاحب اپنے قول وفعل کے تضاد اور آئے دن کی سیاسی قلابازیوں سے اپنے تمام ہمعصروں سے بازی لے گئے ہیں۔ ان کی تحریریں ان کھلم کھلا تضاد بیانیوں کا ایک ایسا مرقع ہیں کہ قاری ان کی چند کتابوں اور پمفلٹوں کا مطالعہ کرنے کے بعد بآسانی ان کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

ایک لاہوری معاصر نے حسب ذیل الفاظ میں مودودی صاحب کی ابن الوقتی کا تجزیہ کیا ہے۔

عین اس زمانہ میں جب ہزاروں مجاہدین آزادیٔ کشمیر کے جہاد میں حصہ لے رہے تھے۔ اور سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے تھے۔ مودودی صاحب نے یہ فتویٰ دیا۔ کہ جہاد سرے ہی نہیں۔ اور اس لڑائی میں شرکت حرام ہے۔ مگر جو شخص پاکستان کی جنگ آزادی میں شرکت حرام بتا رہا ہو۔ اس سے یہ توقع ہی عبث تھی۔ کہ وہ جہاد آزادیٔ کشمیر کی حمایت کرے گا۔ پاکستان کے متعلق بھی مودودی صاحب کی روش اسی قسم کی تھی۔ کہ میں اس مسئلہ کی کوئی حقیقی اہمیت ہی نہیں سمجھتا۔ پھر یہ فرمایا کہ مسٹر جناح اور مسلم لیگ والے اسلام کو ایک چھوٹے سے خطہ میں محدود کر دینا چاہتے ہیں۔ میں سارے ہندوستان میں غلبۂ اسلام کا خواہاں ہوں۔ پھر یہ حکم ہوا۔ کہ پاکستان کے سوال پر ووٹنگ کے وقت غیر جانبدار رہو۔ اور اس علم کے باوجود یہ حکم دیا گیا۔ کہ اس ووٹنگ پر ہی پاکستان کے قیام کا فیصلہ ہوگا۔ اس لئے پاکستان کو ووٹ نہ دینے کا مطلب پاکستان کے خلاف ووٹ دینا تھا۔ مودودی صاحب کی اس اشد مخالفت کے باوجود جب پاکستان قائم ہو گیا۔ تو مولوی مودودی صاحب جو سارے ہندوستان میں اسلام کو غالب بنانے کے عزم کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ بھاگ کر سب سے پہلے پاکستان چلے آئے۔ مولانا آزاد۔ مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی۔ مولانا حفظ الرحمن صاحب نے بھی پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ مگر جب پاکستان قائم ہو گیا۔ تو ان میں سے ہر ایک نے یہ کہا۔ کہ پاکستانی مسلمانوں کو اپنا نیا وطن مبارک ہو۔ ہم اس کی ترقی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ مگر ہم ہندوستان ہی میں رہیں گے۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کی خدمت کریں گے۔ مگر پورے برصغیر میں غلبۂ اسلام کے مدعی مودودی صاحب کے نائب جناب نصراللہ خان عزیز اگست ۱۹۴۷ء کے تیسرے ہفتہ میں لاہور سول سکرٹریٹ میں مسلم لیگی وزیروں کے دفاتر کا طواف کرتے دیکھے گئے۔ کہ مودودی صاحب کو ہندوستان سے پاکستان پہنچانے کے لئے ٹرک عنایت ہو جائے۔

محترم معاصر نے مودودی صاحب کی جن تضاد بیانیوں کی نشان دہی کی ہے اس سے بہت کم ہیں۔ جو مودودی صاحب اور ان کے رفقاء آئے دن کرتے رہتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ ابن الوقت مفاد پرست ہیں۔ جو اپنے قواعد۔ اصول کو وقتی تقاضا کے پیش نظر اور جزوی مطلب براری کے لئے قربان کر دیتے ہیں۔ تشکیل جماعت سے لے کر اب تک اپنے مسلمہ ضوابط کی ان لوگوں نے جو مٹی پلید کی ہے۔ وہ مستقل طور پر ایک کتاب کا موضوع ہیں۔ جسے شاید کوئی اہل علم اپنی علمی خدمت کا عنوان تصور کر کے اس پر خامہ فرسائی کرے۔ اور ان تضاد بیانیوں کو جو مذہبی۔ سیاسی۔ کرداری ہر طرح کی ہیں۔ یکجا کر دے۔ اہل دانش و بینش پر عیاں ہے۔ کہ باطل پرست جماعتیں ایسا ہی کیا کرتی ہیں۔ اور ان سے ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ اس لئے کہ ان کا کوئی فیصلہ حتمی نہیں ہوتا۔ ملحد جماعتوں کے خیالات و واقعات تاریخ عالم کے ایسے اوراق ہیں۔ جو آنے والی نسلوں کے لئے عبرت و موعظت کا مرقع پیش کرتے اور داعیانِ حق کو دعوت تدبر و تفکر دیتے رہیں گے۔

سر دست مودودی صاحب کی تعلیمات اور خیالات پر جزوی طور پر اظہار خیال مقصود ہے۔ اور پھر طالب حق و صداقت کے لئے اس سے زیادہ درکار بھی نہیں۔ اس لئے کہ وہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ صحابہ محدثین۔ فقہاء۔ علماء اور دعاۃ حق کی تذلیل۔ تحمیق اور تکذیب کے تذکار نے آزادیٔ افکار کے اس دور ضلال میں ان لوگوں کے قلوب و اذہان پر خوب ہی کام کیا ہے۔ جو پہلے ہی سے حق و اہل حق کی حرمتوں۔ عظمتوں کو اپنے قلب و دماغ کا بارگراں سمجھتے تھے سخت اضطراب دلی سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مودودی صاحب اور ان کے رفقاء کسی طرح بھی اپنی عادات مستمرہ کو چھوڑ کر احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔ ہماری تنقید کا صحیح اور علمی جواب نہیں دیا جاتا۔ ہاں دشنام طرازی طعنے اور نارواحملے ضرور کئے جاتے ہیں۔ جو ثبوت حق کی تو دلیل نہیں بن سکتے۔ البتہ ان سے خبث باطنی کا اظہار ضرور ہو جاتا ہے۔ ثبوت حق کے لئے تو صرف دو ہی طریقے رائج ہیں۔ اولاً یہ کہ دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ پیش کر کے کسی غیر جانبدار ثالث سے فیصلہ کرایا جائے۔ اور پھر اس کو فریقین تسلیم کر لیں۔ ثانیاً یہ کہ متخالف فریقین بصورت مباہلہ اللہ تعالیٰ سے ایک دوسرے کی ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔ یہ خدائی فیصلہ ہوتا ہے۔ جس کو دنیا چشم عبرت سے دیکھتی ہے۔ سو اب تک یہ دونوں طریقے جناب مودودی صاحب کے سامنے پیش کئے جا چکے ہیں۔

مولانا الحاج احمد علی صاحب نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ اور مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے دعوت مباہلہ دی۔ یہ دونوں شکلیں اب تک اپنی جگہ قائم ہیں۔ اس کے بعد ہم نہیں سمجھتے۔ کہ عوام و خواص کو تحریک مودودی کا بطلان کیسے سمجھائیں۔ .... ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مودودی صاحب اس معاملہ میں غلام احمد قادیانی سے بھی فروتر ہیں۔ اس لئے کہ وہ کم از کم مناظرہ اور مباہلہ کے لئے تو تیار ہو جاتا تھا۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ اس کا حشر اور نتیجہ کچھ بھی ہوا ہو۔ ....

مودودی صاحب نے یہ سمجھ لیا۔ نہیں بلکہ یقین کر لیا ہے۔ کہ علماء کے مقابلہ اور مناظرہ کے لئے میرے پٹارے میں دلائل تو ہے نہیں۔ باقی رہا مباہلہ تو اس سے رسوائی کی موت لابدی امر ہے۔ لہٰذا وہ دونوں صورتوں میں سے کسی ایک کو بھی اختیار نہیں کرتے۔ اور نہ ہی کر سکتے ہیں۔ ان کے دلائل صرف شکوک۔ تردد۔ تفریق اور انتشار پھیلانا یا پھر علماء کو بُرا کہنا۔ اور ان کے پوسٹر وغیرہ پھاڑنا ہیں۔ بطور لطیفہ مودودیت زدہ لوگوں کی ایک دلیل ملاحظہ ہو۔ ابھی حال ہی میں "مجلس تحفظ اسلام" کی طرف سے کراچی میں ایک پوسٹر بعنوان "پاک و ہند کے ہر مکتب خیال علماء کا قطعی فیصلہ" چسپاں کیا گیا۔ جس پر ایک مودودیہ (جو ایک مسجد میں خطیب ہے) نہایت ہی سیخ پا اور برہم ہوا۔ جگہ بہ جگہ سے پوسٹر پھاڑنا شروع کر دیا۔ ابھی چند ہی پوسٹر پھاڑے تھے۔ کہ اتفاقاً "مجلس" کے ایک رکن نے اسے دیکھ لیا۔ وہ موصوف کو اس حرکت پر کچھ کہنا ہی چاہتے تھے۔ کہ اس "صاحب" نے فوراً انکار کر دیا۔ اسی بات چیت پر کچھ لوگ جمع ہو گئے۔ اور معلوم کیا کہ مباحثہ کیا ہے۔ رکن کا اصرار تھا۔ اور مودودیے کا انکار اس رد و کد پر دو عینی شاہدوں نے فرمایا کہ ہم نے تمہیں فلاں فلاں جگہ پر پوسٹر پھاڑتے دیکھا ہے۔ اس شہادت پر وہ کھسیانے ہو کر دلیل لائے۔ کہ وہ تو میں نے اس لئے پھاڑے تھے کہ علماء کے ناموں کی بے ادبی نہ ہو۔ دیکھ لی آپ نے دلیل ...... خود مودودی صاحب بھی اسی قسم کی دلیلیں پیش فرمایا کرتے ہیں۔ اگر دلیل ناقص ہو۔ تو پھر تاویل اور اگر تاویل بھی نہ چلے۔ تو فوراً گالی۔

ان حضرت میں ایک چیز تو واقعی ایسی ہے۔ جو دوسری جگہ کہیں کم ہی پائی جاتی ہے۔ وہ یہ کہ اپنے دنیوی مفاد کے ضرور پکے ہیں۔ اکثر مدارس عربیہ اور کچھ مساجد میں جو مودودیے مدرس یا خطیب ہیں۔ وہ محض اس لئے اپنی مودودیت ظاہر نہیں فرماتے۔ کہ کہیں مسند تدریس اور منبر خطابت نہ چھن جائے۔ ہو سکتا ہے۔ انہیں احکام ہی ایسے ملے ہوں۔ بہرحال ہم تو اسے اخلاقی کمزوری ہی کہیں گے۔

علماء سے اپیل

اس میں شک نہیں۔ کہ باصفا و حق پرست علماء موجودہ طلسم عصر ان۔ طغیان و تمرد خواجگی و قیصریت۔ بے دینی و الحاد کے دور میں بھی اپنے فرائض مذہبیہ سے غافل نہیں۔ انفرادی اور جماعتی حیثیت سے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ بسا غنیمت اور ہمی مشکور رہے۔ بایں ہمہ اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مسلمانوں کی جاہ و حشمت۔ ہیبت۔ دولت مذہب سے وابستگی اور احکام خداوندی کی بجا آوری قصۂ پارینہ اور نقش ماضی بنتی جا رہی ہے۔ اور اسلامی تہذیب و تمدن غیر محسوس طریقے پر روبہ انحطاط ہو رہا ہے۔ باقیات سلف آہستہ آہستہ مٹ رہے یا مٹائے جا رہے ہیں۔ امراء و کبار رجال عیش و عشرت میں مست و مدہوش ہو کر دنیا و مافیہا سے غافل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور عام مسلمانوں میں اکثر زندگی کی حقیقتوں کو جام شراب کی رنگینیوں میں گم کر دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس سے ان کی قومی سیرت جو ان کا طرۂ امتیاز تھی۔ بالکل مسخ ہوتی جا رہی ہے۔ اور صداقت جوش ہمت۔ شجاعت ایسے پاکیزہ بلند جذبات کی جگہ تعصب۔ پست ہمتی جھوٹ۔ ریاکاری جیسے رکیک جذبات لے رہے ہیں۔ الغرض ان کے پاس دل ہیں۔ لیکن درد نا آشنا آنکھیں ہیں لیکن بصارت سے محروم۔ کان ہیں لیکن سننے کی طاقت سے عاجز .... رہے عمال حکومت ناخدایان مملکت تو وہ کسی کے مربیانہ اشارۂ چشم و ابرو کے منتظر .... الجملہ جی رہے ہیں مگر زندگی سے محروم۔ گویا اس وقت مسلمانوں پر ایک بدحواسی و بے حسی کا عالم طاری ہوتا جا رہا ہے۔ کہیں دینی مسلمات کو مجروح کیا جا رہا ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

اعانت الفضل

(۱) صوبیدار میجر اللہ دتہ صاحب چک ۱۲/R-8 ملتان نے اپنے لڑکے مکرم نثار احمد صاحب پرویز کے ہاں بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے اعانت الفضل کے لئے بھجوائے ہیں احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) مکرم ملک سراج الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہیڑیال ضلع سیالکوٹ نے اپنی لڑکی کے ورنسٹ ایبڑ سے پاس ہونے کی خوشی میں دس روپے بطور اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے مزید علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(۳) مکرم غلام محمد خان صاحب پٹواری بمقام بسن کے ضلع سیالکوٹ کی والدہ صاحبہ حال ہی میں وفات پا گئی ہیں (اناللہ وانا الیہ راجعون)۔ انہوں نے احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست کی ہے۔ نیز مبلغ پانچ روپے اعانت الفضل بھی بھجوائے ہیں احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

ان رقوم سے مستحقین احباب کے نام خطبہ نمبر یا روزانہ اخبار جاری کئے جاتے ہیں۔ دیگر احباب سے بھی گذارش ہے کہ وہ ایسے مواقع پر الفضل کو یاد رکھیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

پاکستان ایرفورس

پی۔اے۔ایف ریکروٹنگ آفیسر صاحب لاہور کا پروگرام بھرتی برائے امیدوار کمیشن و ایئرکرافٹ اپرنٹس حسب ذیل ہے :۔

۷/۵/۵٦ صبح ۸½ بجے دفتر روزگار سیالکوٹ ۔ ۸/۵/۵٦ گوجرانوالہ اسلامیہ کالج۔ ۱۷/۵/۵٦ دفتر روزگار لائلپور۔ ۲۲/۵/۵٦ گورنمنٹ کالج منٹگمری۔

شرائط برائے جی۔ڈی پائلٹ برانچ۔ میٹرک یا سینئر کیمبرج۔ عمر ۱/۱۱/۵٦ کو ۱٦ تا ۲۰ ۔

شرائط برائے ٹیکنیکل و مکینیکل برانچز۔ انجینئرنگ ڈگری ایم ایس سی فزکس یا ایم۔اے اپلائڈ ریاضی۔ عمر ۱/۹/۵٦ کو ۱۷½ تا ۳۰ ۔

شرائط برائے ایس ڈی اکاؤنٹس برانچ گریجوایٹ عمر ۱/۹/۵٦ کو ۲۱ تا ۳۰ شرائط برائے ایئرکرافٹ اپرنٹس میٹرک سینئر یا جونیئر کیمبرج مع سائنس والا ۔ بوقت داخلہ عمر ۱۵ تا ۱۷۔ امیدواران اپنی اسناد میٹرک و دیگر تعلیمی اسناد پیش کریں۔ (پاکستان ٹائمز ۴/۵/۵٦) ناظر تعلیم ربوہ

پرائمری تعلیم اور احباب جماعت کا فرض

اگر آپ کی جماعت کے بچوں کی پرائمری کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام نہیں تو فوری طور پر پرائمری سکول کے اجراء کا انتظام فرمائیں۔ نظارت تعلیم آپ کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کے لئے تیار ہے۔

امسال نظارت تعلیم دس دیہاتی جماعتوں کو اساتذہ کی تنخواہوں کے برابر گرانٹ دے گی۔ جو جماعتیں اپنے ہاں ابتدائی تعلیم کے لئے پرائمری سکول جاری کریں گی اور رات کے وقت انہیں مدارس میں تعلیم بالغان کا انتظام کریں گی۔ ۳۰ مئی ۵٦ء تک ایسی درخواستیں نظارت تعلیم میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

اساتذہ کی فوری ضرورت

نظارت تعلیم مئی ۱۹۵٦ء سے دس مختلف دیہات میں پرائمری سکول جاری کرنا چاہتی ہے۔ ایسے سکولوں کے لئے دس اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جو احباب اس کام کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہوں وہ ذیل کے کوائف سے نظارت تعلیم کو اطلاع دیں۔

نام۔ عمر۔ تعلیم۔ تجربہ تدریس۔ دینی تعلیم۔ مکمل پتہ۔ ٹرینڈ اساتذہ پنشنر اور فارغ شدہ دیہاتی مبلغین کو جو کم از کم مڈل پاس ہوں اور دینی تعلیم و تدریس کا تجربہ ہو ترجیح دی جائے گی۔ ایسی درخواستیں نظارت تعلیم میں ۳۰ مئی ۵٦ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ ناظر تعلیم ربوہ

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ مؤرخہ ۳/۵/۵٦ کو انتقال فرما گئیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

غلام محمد خان ساکن بسن کے ڈاکخانہ جامکے ضلع سیالکوٹ

امراء ضلع مغربی پاکستان توجہ فرماویں

نظارت رشد و اصلاح نے مجلس مشاورت ۵٦ء میں ذیل کی تجویز پیش کی تھی۔ جو ترمیم کے رد ہونے کے بعد پاس کی گئی۔ تجویز کے الفاظ یہ ہیں۔

" ہر امارت ضلع میں ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جس کے صدر امیر ضلع ہوں اور سیکرٹری مرکزی انسپکٹر رشد و اصلاح اور تین اشخاص اس کے علاوہ ہوں۔ جن کو امیر ضلع اپنی مجلس عاملہ کے مشورہ سے مقرر کریں جو فوری طور پر جماعت میں کشیدگیوں کو دور کرنے کی کارروائی کریں گے۔ اور نظارت رشد و اصلاح تین ماہ کے بعد اس بارہ میں رپورٹ صدر انجمن احمدیہ میں پیش کیا کرے۔"

اس تجویز کے مطابق نظارت ہذا نے تمام امراء ضلع کو چٹھیاں بھجوائی ہیں کہ وہ کمیٹیاں بنا کر نظارت ہذا کو اطلاع فرمائیں۔ یہ مختصر نوٹ بطور یاددہانی ہے۔ امراء ضلع رپورٹ بھجوا کر ممنون فرماویں۔ ناظر رشد و اصلاح ربوہ

پاکستان ایرفورس ٹیکنیکل ٹریڈ اپرنٹس

شرائط:۔ سائنس والا میٹرک یا جونیئر کیمبرج عمر ۱۵ تا ۱۷۔ دوران ٹریننگ ۱۲ ماہ کورہاٹ وظیفہ ۱۵/- روپے ماہوار کورنگی کریک میں دوران ٹریننگ پہلے سال وظیفہ بمعہ الاؤنس ۳۲/- بقیہ دو سال ۴۸/- روپے ماہوار۔ راشن وردی رہائش و علاج مفت۔ بھرتی کے لئے تحریری درخواست کی ضرورت نہیں۔ امیدواران اصالتاً پاکستان ایرفورس کے کسی دفتر بھرتی میں حاضر ہوں۔ سروس میں آنے پر کم از کم تنخواہ بمعہ الاؤنس ۱۴۲/- روپے زائد بلحاظ گروپ۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو پاکستان ٹائمز ۳۰/۴/۵٦ ۔ ناظر تعلیم ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) ہمارے ہاں ایک بزرگ مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب آف ماڑی بچیاں عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت اور خصوصاً بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انکو کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ خواجہ محمد احمد غلہ منڈی گوجرانوالہ

(۲) میری اہلیہ صاحبہ سخت علیل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ و درویشان قادیان اور احباب کرام ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کیلئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

عبدالغفور خان احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی

(۳) میری والدہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ پسر ملک شیر محمد مجوکہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔

(۴) میرا لڑکا رب نواز لنڈن میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے گیا ہوا ہے احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک محمد نواز مجوکہ)

(۵) عزیز حکیم بشیر الدین ایک مصیبت میں مبتلا ہیں اور سخت پریشان ہیں۔ مالی حالت بے حد خراب ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مصائب سے نجات دے۔ اور فراخی رزق عطا فرمائے۔ آمین (عنایت اللہ پنشنر)

(٦) میرے ماماجان مولوی فضل الٰہی صاحب چغتائی بھیروی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں آنکھ کے اپریشن کے لئے لاہور گئے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس اپریشن کو کامیاب فرمائے۔ ملک منصور احمد عمر ربوہ

(۷) خاکسار اور چھوٹی بہن بشریٰ نے امسال جامعہ نصرت ربوہ کی طرف سے الف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ انور بیگم چک ۳۵ جنوبی سرگودھا

(۸) عزیزم بشیر احمد کافی عرصہ سے بوجہ پیچش اور بخار بیمار ہے جس کی وجہ سے بے حد کمزور ہو گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ بشیر احمد کاٹھ گڑھی شورکوٹ شہر

(۹) خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے بزرگان سلسلہ خاکسار کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے بڑے بھائی کا لڑکا تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہے اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ مقصود احمد خان ڈگری گھمناں سیالکوٹ

(۱۰) مجھے آجکل ایک نہایت اہم کام درپیش ہے۔ حضور اقدس اور دیگر بزرگان سلسلہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ میرے لئے بہتر اور بابرکت بناتے ہوئے مجھے کامیاب فرمائے

حافظ مبین الحق شمس ہیڈ اسٹیمپر ۲۰۲/۳ مارٹن روڈ کراچی

اسرائیل کیسے وجود میں آیا

صدر ٹرومین کی چند یادداشتیں

دوسری جنگ کے بعد جب برطانیہ نے مشرق وسطےٰ میں اسرائیلی ریاست کو قائم کرنے کا تہیہ کر لیا ۔۔۔ تو میں نے محسوس کیا کہ میں ایک نہایت ہی نازک مسئلے میں الجھ گیا ہوں کیونکہ مجھے برطانوی ڈپلومیسی سے اتفاق نہیں تھا میں اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اسرائیل کی حمایت سے عرب ممالک میں امریکہ کے خلاف معاندانہ جذبہ ابھر آئے گا جس سے ہماری تیل کی اجارہ داری پر براہ راست اثر پڑے گا۔

یہی وجہ تھی کہ میں نے شروع شروع میں چپ سادھ لی اور صیہونی تحریک میں دلچسپی لینی ترک کر دی۔ لیکن میں یہاں اپنی بے بسی کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا جس کا مظاہرہ میں نے دفتر خارجہ کے فرعون مزاج افسروں کے سامنے کیا ہے۔ یہ شاید امریکہ کا ایک قومی المیہ ہے کہ یہاں دفتری نظام عوام کے منتخب نمائندوں کی رائے کو اکثر پس پشت ڈال دیتا ہے اور اپنی تجاویز منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیتا ہے میں بھی اسی طرح کی صورت حال میں گھر گیا تھا۔

میں متواتر اسرائیلی کے مسئلہ کو ٹالتا جا رہا تھا۔ لیکن دفتر خارجہ کے افسروں نے مجھے اس سلسلہ میں پالیسی کا ایک مسودہ بھیج دیا اور اس کی منظوری کے لئے پنجے جھاڑ کر میرے پیچھے پڑ گئے۔ میں نے محسوس کر لیا کہ یہ تحریک صیہونی کے امریکی ممبروں کے منظم اور ہمہ گیر پروپیگنڈے کا اثر ہے۔ اس کے بعد مجھ پر ہر طریقے سے دباؤ ڈالنے کی کوشش کی گئی اور اگر میں یہ کہوں تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ کہ میری زندگی میں کسی مسئلے پر مجھ پر اتنا اثر اور دباؤ نہیں ڈالا گیا۔

لیکن میں نے اس پروپیگنڈے اور دباؤ کی مطلقاً پرواہ نہیں کی اور اپنے عملے کو ہدایت کر دی کہ وہ اس کے بعد صیہونی تحریک کے صدر ڈاکٹر چیم وزمین کو ملاقات کا وقت نہ دیں کیونکہ عرب ممالک کے سربراہ مجھے بار بار دھمکیاں دے رہے تھے کہ یہودیوں کا ساتھ دینے کی صورت میں وہ سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اگرچہ میں یہ جانتا تھا کہ کسی عرب ریاست میں امریکہ کے خلاف ایسے اقدام کی سکت نہیں ہے۔ لیکن میرے ذہن میں تیل کے چشموں کی اجارہ داری اور روسی غلبے کا خطرہ برابر ٹھوکے دے رہا تھا۔

مگر مجھے اپریل کی ایک خمار آلود صبح کو اسرائیل کے متعلق اپنا نظریہ تبدیل کرنا ہی پڑا میں اپنے دفتر میں فائلوں کے ڈھیر میں غرق تھا کہ میرے سیکرٹری نے مجھے ایڈی جیکب سن کی آمد کی اطلاع دی۔ میں خاموشی سے اٹھا اور دفتر سے باہر کمرہ انتظار میں آ گیا۔ جہاں میرا تیس سالہ پرانا دوست ایڈی بیٹھا ہوا تھا۔

ایڈی جیکب سن یہودی تھا۔ لیکن صیہونی تحریک کا انتہا پسند ممبر نہیں تھا اس سے میرے مراسم تیس سال سے تھے اس نے آتے ہی فلسطین کا ذکر چھیڑ دیا اور یہودیوں کے حق میں آہستہ آہستہ مجھے قائل کرنا شروع کر دیا میں نے کئی بار اس مسئلے سے دامن چھڑانے کی کوشش کی اور گفتگو کا موضوع بدلنا چاہا لیکن ایڈی برابر بولتا ہی گیا۔ چالیس منٹ کے بعد جب اس نے چلنے کے لئے اجازت چاہی تو وہ مجھ سے صیہونی تحریک کے صدر ڈاکٹر چیم وزمین کی ملاقات کے لئے وقت لے چکا تھا۔

اسی دن میں نے اپنے عملے کو ہدایت کر دی کہ ڈاکٹر وزمین سے میری ملاقات کی اطلاع اخبارات کو نہ دی جائے۔ کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ اس کے خلاف مشرق وسطےٰ میں طوفان آ جائے گا۔ دوسرے دن ڈاکٹر چیم وزمین نے مجھ سے ملاقات کی۔ وہ بڑا ہی کمزور اور لاغر انسان تھا اور اس کے چہرے سے بوریت ٹپکتی تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ میں نے پہلے اس سے ملاقات کرنے سے کیوں احتراز کیا تھا۔ ڈاکٹر چیم وزمین نے آہستہ سے سر ہلایا اور کہا میں پہلے ہی جانتا تھا۔

اس کے بعد میں صیہونی پروپیگنڈے سے اتنا مرعوب ہو گیا کہ میں نے کئی بار اسرائیل کے قیام کا اعتراف کیا۔ لیکن میری توقعات کے برعکس مشرق وسطےٰ میں عربوں نے اتنی زیادہ مخالفت نہیں کی کیونکہ دفتر خارجہ کی ہدایات کے مطابق عرب ممالک کے امریکی سفارت خانوں نے نئی صورت حال کے پیش نظر فضا سازگار کر لی تھی۔ (ماخوذ)

میاں عبدالباری لیگ پارلیمانی پارٹی کی معاون رکنیت سے مستعفی ہو گئے

"مسلم لیگی لیڈر مغربی پاکستان میں بھی لیگ کو ختم کر دیں گے" (باری)

لاہور ۴ ر مئی۔ قومی اسمبلی کے رکن میاں عبدالباری کل مرکزی مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کی معاون رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اب مسلم لیگ کا وجود پاکستان کے لئے نہایت مضر اثرات کا حامل ہے۔

میاں صاحب نے مرکزی لیگ پارلیمنٹری پارٹی کی رکنیت سے استعفیٰ کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے۔ "میں مرکزی اسمبلی میں وزیر اعظم محمد علی کی اس وقت تک حمایت کرتا رہوں گا۔ جب تک مجھے یہ یقین ہوگا۔ کہ وہ حسب سابق کی مخلصانہ خدمت کر رہے ہیں"

میاں عبدالباری نے ڈاکٹر خانصاحب سے مسلم لیگی رہنماؤں کی "صریح وعدہ خلافی" کی مذمت کرتے ہوئے ری پبلکن پارٹی کے قیام کے لئے ڈاکٹر صاحب کے فیصلہ کو جائز قرار دیا ہے۔ میاں صاحب نے کہا ہے کہ مغربی پاکستان کی وزارت عظمیٰ کو اختلافی مسئلہ بنا کر مسلم لیگی لیڈر مغربی پاکستان میں بھی مسلم لیگ کو ختم کر دیں گے۔ آخر میں آپ نے ری پبلکن پارٹی کے اعلان کے سلسلہ میں کہا ہے کہ تشکیل و تکمیل جماعت محض اعلانات اور مجالس قانون ساز میں کثرت رائے کے حصول سے ممکن نہیں۔ نئی جماعت ایسی ہونی چاہئے جس سے پاکستان کو معرض وجود میں لانے والا نظریہ مستحکم ہو ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ نئی پارٹی میں ایسے دیانتدار اور مخلص کارکن شامل ہوں جن کی سابقہ زندگی داغدار نہ ہو۔

مصر اور عراق میں تعاون

قاہرہ ۴ ر مئی۔ عراقی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے کل بیان اعلان کیا کہ مصر اور عراق میں تعاون کی رفتار بڑھتی جا رہی ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ ایک سو کے قریب عراقی طلباء مصر کے مختلف تعلیمی اداروں اور الازہر میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دو سو کے قریب مصری ماہرین عراق کے کالجوں، سکولوں میں کام کر رہے ہیں۔ مصری ڈاکٹروں اور انجینئروں کی بھی بڑی تعداد عراق میں کام کر رہی ہے۔

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

لاہور سرگودھا روٹ	۱ پہلی سروس	۲ دوسری سروس	۳ تیسری سروس	۴ چوتھی سروس	۵ پانچویں سروس	۶ چھٹی سروس	۷ ساتویں سروس	۸ آٹھویں سروس	۹ نویں سروس	۱۰ دسویں سروس
روانگی از سرگودھا	۳ ½	۴ ½	۵ ½	۶ ½	۷ ½	۸ ¾	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½
آمد لاہور	۸ ½	۹ ½	۱۰ ½	۱۱ ½	۱۲ ½	۱ ¾	۱۵	۱۶ ½	۱۸	۱۹ ½
روانگی از لاہور	۳ ½	۵	۶ ½	۸	۹ ½	۱۰ ½	۱۲	۱۳ ½	۱۵	۱۶
آمد سرگودھا	۸ ½	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½	۱۵ ½	۱۷	۱۸ ½	۲۰	۲۱

از سرگودھا تا گوجرانوالہ			از گوجرانوالہ تا سرگودھا		
پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس
۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ¼	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ¼

(جنرل منیجر)

درس القرآن کے اختتام پر اجتماعی دعا (بقیہ صفحہ اول)

کی ترقی کے سامان کر۔ اور وہ زمانہ جلد لے آ۔ کہ جب ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے آجمع ہو۔ اور ساری دنیا میں ایک ہی رسول ہو اور ایک ہی کتاب۔ وہ گڑگڑا گڑگڑا کر اپنی یہ دلی تمنا اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہے تھے۔ کہ وہ اپنے خاص فضل کے تحت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جن کے وجود کی برکت سے دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ اور ایک دنیا نورِ محمدی کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہے۔ پوری صحت و عافیت اور تندرستی و توانائی کے ساتھ دراز سے دراز عمر عطا فرمائے۔ تا غلبۂ اسلام کے وہ وعدے جو الٰہی بشارتوں کے تحت آپ کی ذات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آپ کی زندگی میں ہی بہ تمام و کمال پورے ہوں۔ عجز و نیاز کے اس عالم میں مسجد کی تمام فضا ہچکیوں۔ سسکیوں اور درد و کرب سے نکلی ہوئی آوازوں سے گونج رہی تھی۔ دعا جو ٹھیک پانچ بجے شروع ہوئی تھی۔ قریباً بیس منٹ تک جاری رہی۔ دعا کے اختتام پر حضرت امیر مقامی کی اقتداء میں تمام احباب اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ طور پر سجدہ میں گر پڑے۔ اور خالق ارض و سما کے حضور آہ و زاری کا یہ سلسلہ مزید چند منٹ تک جاری رہا۔ اور اس طرح خصوصی اجتماعی دعا کا یہ سلسلہ اختتام پذیر ہوا۔

دعا سے قبل امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے موذنین کی نہایت لطیف تفسیر پر مشتمل ایک مضمون پڑھا۔ جو انشاء اللہ العزیز جلد الفضل میں شائع کیا جائے گا۔ امسال ماہ رمضان میں مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ مکرم مولوی عبد الغفور صاحب۔ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی نے قرآن مجید کا درس دیا۔ جس کے اختتام پر ہی یہ اجتماعی دعا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اور ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے والے احباب (بقیہ صفحہ اول)

(۱) مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی (۲) مکرم ڈاکٹر غلام غوث صاحب۔ (۳) مکرم چوہدری عبد الحمید خان صاحب کاٹھ گڑھی چک ۳۲ خوشاب (۴) مکرم مولوی عبد الحق صاحب بدوملہوی (۵) مکرم محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی احمد نگر (۶) مکرم بابو محمد عالم صاحب ربوہ (۷) مکرم محمد یاسین صاحب ربوہ۔ (۸) مکرم خدا بخش صاحب درویش ربوہ (۹) مکرم بشیر احمد صاحب ڈار کشمیری راولپنڈی۔ (۱۰) مکرم عبد الحق صاحب شاکر ربوہ (۱۱) مکرم ملک محمد صادق صاحب جہلم مہاجر قادیانی (۱۲) مکرم عبد الرحمٰن صاحب ہارون آباد بہاولپور (۱۳) مکرم عبد الباسط صاحب شاہد جامعۃ المبشرین ربوہ (۱۴) مکرم فاروق احمد صاحب شاہد بنگالی جامعۃ المبشرین ربوہ (۱۵) مکرم محمد ظہیر الدین احمد صاحب شاہدرہ ضلع شیخوپورہ۔ (۱۶) مکرم علی صالح صاحب جامعۃ المبشرین ربوہ (۱۷) مکرم عثمان صاحب چینی جامعۃ المبشرین ربوہ (۱۸) مکرم نذیر احمد صاحب، بشیر حیدرآبادی جامعۃ المبشرین ربوہ (۱۹) مکرم منیر الدین صاحب (۲۰) مکرم فضل احمد صاحب محمود آباد جہلم۔ (۲۱) مکرم احمد دین صاحب ڈنگوی۔

قول اور فعل میں فرق (بقیہ صفحہ ۵)

تو کہیں سیاسی اکھاڑہ میں سیاسی شعبدہ باز اپنے اپنے کرتب دکھا رہے ہیں۔ الحاصل جہالت، خیانت اور بد عملی و بد عقیدگی کے شب یلدا مسلمانوں کو ہر چہار جانب سے گھیر رکھا ہے۔ اندریں حالات اگر عوام علماء کرام کو رہنمائی کے لئے دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بھی تفرقہ بازی اور گروہ بندی کی آویزشیں نظر آتی ہیں۔ حالانکہ اہل علم ہی تھے۔ جو تاریکی کو روشنی۔ جہل کو علم اور روح کو عرفان بخشتے۔ گرتوں کو سنبھالتے۔ اور بھٹکتوں کو راہ دکھلاتے اور سوتوں کو جگاتے رہے ہیں۔

جب حالت یہ ہے۔ تو پھر کہاں ہیں وہ جگر جو آتش غیرت و حمیت کی سوزش کے لذت آشنا ہوں۔ اور کہاں ہیں اس برہم شدہ انجمن کے ماتم گسار۔ اس برباد شدہ قافلہ کے نالہ ساز۔ اس صف ماتم کے فغاں سنج رہروان منزل اسلام کے حدی خوانی۔ اور انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کے خصوصی مظہر۔ ہیں تو ضرور اس لئے کہ ان کے بابرکت وجود سے کوئی زمانہ خالی نہیں رہا۔ مگر پھر کیا ہے کہ ان کے ہاتھوں میں اضطراب۔ پاؤں میں حرکت ہمتوں میں اقدام۔ اور ارادوں میں ولولۂ عمل نہیں (مجھے اس تلخ نوائی سے معاف کیا جائے)

(نوائے پاکستان لاہور مورخہ ۲۹ اپریل ۵۶ء)